۳۴۸۳۰
۱۳

السلام علیکم و رحمۃ اللہ وبرکاتہ
شادیوں میں دولہا کو بطور گفٹ سونے کی انگوٹھی پہنانا یا یوں ہی ہاتھ میں رکھ دینا کیسا ہے؟
جواب عنایت فرمائیں مہربانی ہوگی۔ سائل قیصر رحمانی، کسن گنج

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب چاندی کی ایک انگوٹھی جو ساڑھے چار ماشہ سے کم ہو، اس کے علاوہ سونے یا دیگر دھات کی انگوٹھی مردوں کو پہنانا ناجائز و حرام ہے۔ لہذا صورت مسئولہ میں سونے کی انگوٹھی، دولہا کا خود پہننا یا کسی دوسرے (خواہ محرم ہو یا غیر محرم) کا پہنانا دونوں ناجائز و گناہ ہے۔

فتاوی عالمگیری میں ہے: "یکرہ للرجال التختم بما سوی الفضۃ کذا فی الینابیع۔" (کتاب الکراھیۃ، الباب العاشر فی استعمال الذھب والفضۃ، ج۵، ص ۳۳۵، ط: مکتبہ زکریا)

اسی میں ہے: "وما یکرہ للرجال لبسہ یکرہ للغلمان والصبیان لان النص حرم الذھب والحریر علی ذکور أمتہ بلا قید البلوغ والحریۃ والاثم علی من ألبسھم۔" (المرجع السابق، الباب التاسع فی اللبس ما یکرہ من ذلک وما لا یکرہ، ص ۳۳۱)

بہار شریعت میں ہے: "مرد کو زیور پہننا مطلقاً حرام ہے، صرف چاندی کی ایک انگوٹھی جائز ہے، جو وزن میں ایک مثقال یعنی ساڑھے چار ماشہ سے کم ہو اور سونے کی انگوٹھی بھی حرام ہے۔" (انگوٹھی اور زیور کا بیان، ج۳، ص ۴۲۶، ط: قادری کتاب گھر، بریلی)

اسی میں ہے: "لڑکوں کو سونے چاندی کے زیور پہنانا حرام ہے اور جس نے پہنایا، وہ گنہگار ہوگا۔" (المرجع السابق، ص ۴۲۸)

رہی بات گفٹ (تحفہ) کے طور پر انگوٹھی دینے کی، تو یہ جائز ہے اور اس کا قبول کرنا بھی جائز، ہاں دولہے کو چاہیے کہ اسے بیچ کر فائدہ اٹھالے، یا عورتوں کو دے دے۔
جیسا کہ حدیث پاک میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے یہاں ایک ریشمی جبہ بھیجا، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسے (ایک دن) پہنے ہوئے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا میں نے اسے تمہارے پاس اس لیے نہیں بھیجا تھا کہ تم اسے پہن لو، اسے تو وہی لوگ پہنتے ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ میں نے تو اسے اس لیے بھیجا تھا کہ تم اسے بیچ کر فائدہ اٹھاؤ۔

صحیح بخاری میں ہے: "عن سالم بن عبد اللہ بن عمر عن ابیہ قال ارسل النبی صلی اللہ علیہ وسلم إلی عمر بحلۃ حریر أو سیراء فرآھا علیہ فقال انی لم ارسل بھا الیک لتلبسھا [إنما یلبسھا] من لا خلاق لہ انما بعثت الیک۔

لتستمتع بها یعنی تبیعها." [کتاب البیوع، باب التجارۃ فیما یکرہ لبسہ للرجال والنساء. ج ۱، ص ۲۸۳، ط: رضا اکیڈمی ممبئی] واللہ تعالیٰ اعلم—

کتبہ محمد ابوالحیات قادری مصباحی

دار الافتا بمرکز تربیت افتا اوجھاگنج، بستی

۷ رجمادی الآخرہ ۱۴۴۵ھ

الجواب صحیح، واللہ تعالیٰ اعلم

محمد ابرار احمد امجدی

خادم افتا مرکز تربیت افتا اوجھاگنج بستی یوپی

۷ رجمادی الآخرہ ۱۴۴۵ھ

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم

ازہار احمد امجدی ازہری

خادم مرکز تربیت افتا و خانقاہ امجدیہ اوجھاگنج

۷ رجمادی الآخرہ ۱۴۴۵ھ

فاضل

دار الافتاء

مرکز تربیت افتا